کیا شدید سردی میں غسل جنابت کی جگہ تیمّم کیا جا سکتا ہے؟

سوال: کیا میں شدید سردی کے ایام میں جنابت سے تیمم کر کے نماز ادا کر سکتا ہوں، واضح رہے کہ بعض وجوہ کی بنا پر میں طہارت کے کامل تقاضے بھی پورے نہیں کر سکتا جیسا کہ سردی میں مجھے کمر کی تکلیف بھی زیادہ ہوتی ہے اور اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔

جواب: جنبی شخص کے لیے نماز ادا کرنے سے قبل غسل کرنا واجب ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا﴾[1]

"اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو پاکیزگی اور طہارت اختیار کرو۔"

اور اگر پانی کی غیر موجودگی، یا پھر کسی عذر یعنی پانی استعمال کرنے میں بیماری کو ضرر ہو، یا پھر شدید سردی میں پانی استعمال کرنے سے بیماری میں مزید اضافہ ہونے کا خدشہ ہو، یا پانی گرم کرنے کے لیے کوئی چیز نہ ہو وغیرہ کی بنا پر انسان پانی استعمال کرنے سے عاجز ہو تو غسل کی جگہ تیمم کر سکتا ہے، کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾[2]

"اور اگر تم مریض ہو یا مسافر یا تم میں سے کوئی ایک قضائے حاجت سے فارغ ہوا ہو، یا پھر تم نے بیوی سے جماع کیا ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاکیزہ اور طاہر مٹی سے تیمّم کر لو۔"

اس آیت میں دلیل ہے کہ جو مریض شخص پانی استعمال نہ کر سکتا ہو یا پھر اسے غسل کرنے سے موت کا خدشہ ہو، یا مرض زیادہ ہونے کا، یا پھر مرض سے شفایابی میں تاخیر ہونے کا تو وہ تیمّم کر لے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تیمّم کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ﴾[3]

---

۱ سورۃ المائدۃ: ٦

۲ ایضاً

۳ ایضاً

"تو تم اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس مٹی سے مسح کرو۔"

شریعتِ اسلامیہ کے اس حکم کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝﴾[1]

"اللہ تعالیٰ تم پر کوئی تنگی نہیں کرنا چاہتا، لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے، اور تم پر اپنی نعمتیں مکمل کرنا چاہتا ہے تاکہ تم شکر ادا کرو۔"

اور سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"غزوہ ذاتِ سلاسل کی شدید سرد رات میں مجھے احتلام ہو گیا۔ اس لیے مجھے یہ خدشہ پیدا ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا تو ہلاک ہو جاؤں گا۔ اس لیے میں نے تیمّم کر کے اپنے ساتھیوں کو فجر کی نماز پڑھا دی۔ چنانچہ اُنہوں نے اس واقعہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: اے عمرو! کیا آپ نے جنابت کی حالت میں ہی اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی تھی؟ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل میں مانع امر کا بتایا اور کہنے لگا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا فرمان سنا ہے: ﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝﴾ "اور تم اپنی جانوں کو ہلاک نہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرنے والا ہے۔" چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے اور کچھ بھی نہ فرمایا۔"[2]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

"اس حدیث میں اس کا جواز پایا جاتا ہے کہ سردی وغیرہ کی بنا پر اگر پانی استعمال کرنے سے ہلاکت کا خدشہ ہو تو تیمّم کیا جا سکتا ہے، اور اسی طرح تیمم کرنے والا شخص وضو کرنے والوں کی امامت بھی کروا سکتا ہے۔"[3]

۱ دیکھیں: تبصرۃ الحکام: ۱/۲۶ اور الموسوعۃ الفقہیۃ: ۳۳/۲۹۵

۲ سنن ابوداود: ۳۳۴، علامہ البانی نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۳ فتح الباری: ۱/۴۵۴

اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

"اگر تو آپ گرم پانی حاصل کر سکیں، یا پھر پانی گرم کر سکتے ہوں یا پھر اپنے پڑوسیوں وغیرہ سے گرم پانی خرید سکتے ہوں تو آپ کے لیے ایسا کرنا واجب ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ یعنی "اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔" اس لیے آپ اپنی استطاعت کے مطابق عمل کریں، یا تو پانی گرم کر لیں یا پھر کسی سے خرید لیں، یا پھر اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ جس سے آپ پانی کے ساتھ شرعی وضو کر سکیں۔ لیکن اگر آپ ایسا کرنے سے عاجز ہوں، اور شدید سردی کا موسم ہو اور اس میں آپ کو خطرہ ہو، اور نہ ہی پانی گرم کرنے کی کوئی سبیل ہو اور نہ ہی اپنے ارد گرد سے گرم پانی خرید سکتے ہوں تو آپ معذور ہوں، بلکہ آپ کے لیے تیمّم کرنا ہی کافی ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا مذکورہ فرمان ہمیں یہی بتاتا ہے اور ایک مقام پر فرمانِ باری ہے: ﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ﴾ "چنانچہ اگر تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاکیزہ مٹی سے تیمّم کرو اور اپنے چہروں اور ہاتھ پر مٹی سے مسح کرو۔" اور پانی استعمال کرنے سے عاجز شخص کا حکم بھی پانی نہ ملنے والے شخص کا ہی ہے۔"[1]

جہاں تک آپ کے خاص سوال کا تعلق ہے تو آپ کو چاہیے کہ جتنے جسم کا آپ غسل کر سکتے ہیں، اس کا غسل کر لیں، مثلاً اگر آپ کے لیے کسی ضرر کا اندیشہ نہ ہو تو بازوں اور ٹانگیں وغیرہ جو کچھ دھو سکتے ہیں وہ دھو لیں، اور پھر تیمّم کر لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد از جلد شفایاب کرے، اور آپ کی بیماری کو آپ کے گناہوں کا کفارہ اور درجات کی بلندی کا سبب بنائے۔

مساجد میں نکاح کی شرعی حیثیت

سوال: مسجد میں شادی کی تقریبات کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے مساجد کے بارے میں فرمایا:

1 مجموع فتاویٰ ابن باز: ۱۰/ ۱۹۹، ۲۰۰